سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷ + جو حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک اور ارشاد پر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے۔

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۔۔ صہ
خواص سے ۔۔ ۶ؔ
ہندوستان سے باہر ۔۔ ۷
غیر مذاہب و غیر مستطیع احباب سے ۔۔ ۱۲ؔ

چیف اڈیٹر یعقوب علی تراب احمدی

اسسٹنٹ اڈیٹرز: محمد مبارک اسماعیل بی۔اے، محمود ابن تراب

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی! | دوا بینی شفا بینی! | غرض دار الاماں بینی

جلد ۱۸ | مورخہ ۱۴۔ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری نبوی | نمبر ۳

احباب کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور غریب نوازی ہے کہ الحکم کو ایسے سرپرست اور مربی ملے ہیں جو اس کے ساتھ ہمیشہ رنج و راحت میں شریک حال رہے ہیں۔ الحکم کے احیاء و بقاء کے متعلق جسقدر خطوط میرے پاس وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں۔ اور اس کے ایام فترۃ میں مجھے جس قدر تحریکیں دوستوں نے کی ہیں انکی نظیر دوسرے اخباروں میں کم ملیگی۔ ایسے محسنوں کو دیکھکر میرا سر بے اختیار **محسن حقیقی کے حضور جھک جاتا ہے۔** الحکم کے احیاء کے دور جدید میں پہلا پرچہ پہنچنے پر جن دوستوں نے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ میں نام بنام ان کا شکریہ ادا کرنے کا موقعہ نہیں پاتا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ ان سب کرمفرماؤں کے مسرت آمیز پیامات پر دعا دیتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ گو آپ نے پہلے ہی الحکم کی اعانت اور حوصلہ افزائی میں کبھی کمی نہیں کی۔ اور میں ناشکر گذار ٹھہروں گا اگر اس کا اعتراف نہ کروں تاہم میں یہ کہنے کا موقعہ پاتا ہوں کہ اب وقت آیا ہے کہ **آپ الحکم کیلئے ایک مرتبہ اور اپنے مالی ایثار و قربانی کا ایک نمونہ دکھائیں۔** اس لئے کہ جب تک کہ الحکم کے اجرا کا بوجھ میرے ذمہ تھا۔ اور میں ان تفکرات میں سرگردان رہتا تھا تو وہ حالت اور تھی۔ لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بوجھ ان نازک لیکن باہمت کندھوں پر رکھدیا ہے **جس کی نابرداری کرنا ہماری سعادت ہے** یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد۔ جو اپنے کاموں کے سبب سے اولوالعزم ہے۔ اور یہ نام خدا نے اس کا اپنے برگزیدہ نبی **مسیح موعود علیہ السلام** کی زبان پر رکھا۔ میں نہیں چاہتا کہ الحکم کی وجہ سے اس کے اوقات مشوش ہوں۔ **مدرسہ احمدیہ۔ لنگرخانہ۔ اور الفضل** و تشحیذ الاذہان۔ انجمن انصار اللہ۔ اور دعوت الی الخیر کا کام ہی کچھ کم نہ تھا۔ جو حضرت امام نے اس کی **مالی ذمہ واری آپ کے سپرد کردی۔ دوستو! یہ دعاؤں کے حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔** حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت کی وجہ سے آپ کو ابھی تک اتنی فرصت نہیں ہوسکی کہ الحکم کیلئے احباب کے سامنے کوئی اپیل کرسکیں۔ احباب اٹھیں اور اس اپیل سے پہلے اس پیارے کے دامن کو بھردیں۔

بہرحال میں اپنے مخلص دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں الحکم کے ذریعہ جو ذمہ واری رکھتا ہوں۔ خدا کے فضل و کرم اور اسی کی توفیق سے اس عہدہ برا ہونے کی کوشش اور سعی کرتا رہوں گا۔ جب تک قدرت اس کام کو میرے ہاتھ میں رہنے دے گی میں اپنے۔ دوستوں سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک اغراض و مقاصد کی اشاعت کیلئے حقگوئی کی توفیق دے اور جبتک میرے ہاتھ میں قلم ہے میں اس مقصد سے ایک قدم ادہر ادہر نہ ہٹ سکوں اور کوئی تحریک اور تحریص مجھے اس مرکز سے نہ ہٹا سکے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ایڈیٹر)

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

حضرت حکیم الامتہ خلیفۃ المسیح سیدنا حافظ حکیم حاجی نورالدین رضی اللہ عنہ کی وفات۔ اور

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (فضل عمر) کی امامت کا دور

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پایندہ و باقی است خدا خواہد بود

۱۴ مارچ کا الحکم بالکل چھپکر طیار ہو چکا تھا اور آخری کاپی چھپ رہی تھی کہ بروز جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد دوپہر ۲ بجکر ۲۰ منٹ کے قریب آخر خدا کا پیارا بندہ ہمارا محسن امام حضرت حکیم الامتہ سیدنا نورالدین (اعلے اللہ مقامہ) اپنے رفیق اعلےٰ سے عین حالت نماز میں جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت میں اس کے متعلق مفصل لکھ نہیں سکتا۔ وہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں لکھونگا حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات اپنے اندر بیسیوں نشان رکھتی ہے اور سینکڑوں سبق۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور تمام جماعت جمعہ کی نماز کیلئے مسجد اقصےٰ میں گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر رستہ میں انہیں خبر دی گئی اور اس طرح کئی سال پیشتر جو واقعہ اللہ تعالے نے آپ کو دکھایا تھا پورا ہوا اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح نے اس موقعہ پر صبر اور رضا بالقضا کا جو نمونہ دکھایا وہ ہمارے لئے واجب العمل ہے۔ عزیز میاں عبدالحی اللہ تعالے اُسے اپنے باپ کے علوم اور مدارج کا وارث بنا دے آمین۔ اس نے باوجود چھوٹی عمر کے بڑی برداشت اور ضبط سے کام لیا۔ اور وہ استقلال کے ساتھ اس موقعہ پر ان ضرورتوں میں شریک رہا جو ایک خلیفہ کی وفات کے بعد قوم کی اصلاح اور نظام کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔

مختلف مقامات پر فوراً تاروں کی روانگی کا انتظام کیا گیا بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت کو نصیحت کی جو دوسری جگہ درج ہے پھر صبح کو شیخ غلام احمد صاحب نے کلمۃ الحق سنایا۔ ۱۰ بجے کے قریب لوگوں کا اژدہام حضرت صاحبزادہ صاحب کے پیچھے تھا اور چاہتا تھا کہ بیعت لیں۔ مگر انہوں نے مسجد نور میں جا کر ایک عجیب حقایق و معارف سے پر تقریر فرمائی اور جماعت کو نصیحت کی۔ ان کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اتفاق جماعت کے لئے بیان کیا۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو دو ہزار کے قریب آدمی مختلف مقامات سے جمع ہو چکے تھے۔ اور حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی آپہونچے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے قایم مقام آ گئے۔

بعد نماز عصر حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے بہ حیثیت وصی حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وصیت کو پیش کیا۔ اور انتخاب جانشین کا سوال پیش کیا۔ حضرت فاضل امروہی نے کھڑے ہو کر نہایت رقت اخلاص اور جوش سے جماعت کو امام کے انتخاب کے متعلق نصیحت فرمائی۔ اور آخر فرمایا کہ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس کے اہل ہیں۔ ان کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ اس پر چاروں طرف سے لوگوں نے بیعت کا اقرار اور اصرار کیا۔ جس پر صاحبزادہ صاحب نے بیعت لی اور وہ خدا کے فضل اور وعدوں کے ماتحت

احمدی سلسلہ کے امام اور خلیفہ تسلیم ہوئے

حضرت صاحبزادہ صاحب کے امام منتخب ہونے نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے۔ اس تقریب پر خدا تعالے کے بہت سے وعدے جو اس نے حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے پورے ہوئے اور ہونگے۔

اسوقت اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنے بیعت نامے حضرت امیر المؤمنین صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجدیں اور جو حاضر ہو سکتے ہیں حاضر ہوں۔ بعد بیعت حضرت کا جنازہ اُٹھایا گیا* اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں مغرب سے پہلے اپنے محسن کو ہمارے امام نے دفن کرا دیا۔ دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالے ہمارے اس امام کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کرے آمین (مفصل پھر)

اس اخبار کے مضامین حضرت کی زندگی میں لکھے گئے تھے۔ گو وہ اس وقت بھی ویسے ہی قابل غور ہیں۔ دیکھو یاد رکھو کہ الوصیت میں ذریت کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اسلئے سست نہ ہو اور گھبراؤ نہیں اور شیطانی وسوسوں اور دھوکہ دینے والی باتوں سے بچو۔

* اور نواب صاحب کی کوٹھی سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے شمالی صحن میں ہزاروں آدمیوں نے صاحبزادہ صاحب کی امامت سے پڑھا

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام سے خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے مامور مرسل تھے۔ اس لئے آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس پیام رسانی کی ہی فکر میں رہتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے لیکر آئے تھے مدرسہ تعلیم الاسلام کے قیام سے بھی آپ کی یہی غرض وغایت تھی کہ اس سے ایسے طالب علم نکلیں جو مختلف پہلوؤں سے سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔ آپ نے سنہ ۱۹۰۱ء میں بزرگان ملت کو مامور کیا کہ وہ ہفتہ وار مدرسہ کے طلباء کے سامنے لیکچر دیا کریں جنکے ذریعہ سے وہ نہ صرف سلسلہ سے واقف ہوں بلکہ آگے دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مخدوم ملت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حکیم الامت مولانا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو مامور فرمایا۔ اور لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے توفیق دی تو وقتاً فوقتاً طلباء مدرسہ کو الحکم کے ذریعہ خطاب کیا کروں اور اس سلسلہ میں آج میں حضرت مخدوم ملت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے پہلا لیکچر درج کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مدرسہ کی غرض وغایت کیا تھی؟ اور طلباء سے ہماری کیا امیدیں تھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچے اپنے مغفور محسن کے پاک اور قیمتی کلمات کو غور سے پڑھیں گے (ایڈیٹر)

الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

لڑکو! اصل غرض اس ہمارے مدرسہ کی جس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام رکھا ہے یہ ہے۔ کہ یہاں کے طالب علم اسلام کی خوبیوں سے واقف ہوں اور دیگر مذاہب باطلہ کے بطلان پر مطلع ہو کر ان کے ان اعتراضوں اور جھوٹی تہمتوں کے جوابوں سے بخوبی واقف ہو جائیں جو پاک اسلام پر کرتے ہیں اور یوں وہ پکے مسلمان بنجائیں اور انکا اسلام صرف رسمی اسلام نہ ہو بلکہ ان کے دل اسلام کی سچائی کے شاہد ہو جائیں جو حقیقی ایمان کے بغیر حاصل ہونا محال ہے۔

دنیا میں بہت سے سکول ہیں ان میں مشرقی اور مغربی علوم کی اعلیٰ تعلیمیں دیجاتی ہیں۔ اور ان علوم کے بڑے بڑے ماہر کامل [illegible] ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ان میں ہر ایک قسم کے مادی علوم کی تکمیل ہوتی ہے مگر وہ امر جو ہم کو اس مدرسہ کی بنا ڈالنے کا محرک ہوا ہے کہ ہم اس چھوٹی سی بستی میں قریباً بے سروسامانی کی حالت میں محض خدا کے لئے ایک مدرسہ جاری کریں یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ ان سکولوں میں اعلیٰ غرض اور مقصد صرف حصول دنیا ہے۔ اور ان کے تعلقات صرف زمین ہی سے ہیں آسمانی علوم سے جبکہ معلم ہی بے بہرہ ہوں۔ تو طالب علم کیا سیکھ سکتے ہیں۔ غرض ہم نے ایک غائر نظر سے نگاہ کی اور دیکھا کہ یہ سکول مادی علوم اور مادی عقول کی ترقی کے گو کیسے بڑے بڑے بھاری محد اور ذریعہ ہوں اور ہیں بھی مگر وہ ہمارے قرۃ العین لخت جگروں کو اس سے زیادہ کچھ نہیں بنا سکتے۔ کہ ان کو بی۔ اے۔ یا ایم۔ اے کا ڈپلوما دیکر دنیا کے کتے دنیا کے کیڑے بنادیں۔ اور بالکل زمینی انسان بنا کر رکھدیں حالانکہ علوم کی غرض و غایت تو یہ ہونی چاہیئے کہ وہ انسان کو زمین سے الگ کرکے آسمان سے متعلق کر دے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے بچے ان سکولوں میں تعلیم پاکر موجودہ دجالی فتن سے نجات نہیں پا سکتے۔ اور اپنے مخلوق ہونے کی اصل غرض اور مقصد کو جو اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ہرگز پیدا نہیں کر سکتے۔ لہذا انسان کو اس کی زندگی کا اصل مقصد بتانے اور نہ صرف بتانے بلکہ حاصل کرنے کی تدابیر پر عملدرآمد کرانے کی خاطر ہم کو یہ مدرسہ جس کا نام تعلیم الاسلام مدرسہ ہے جاری کرنا پڑا۔ جس میں تم آجکل تعلیم پاتے ہو۔ چونکہ دنیا جائے اسباب ہے اور قدیر خدا نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو اسباب ہی سے آراستہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اسبات پر قادر تھا کہ جب ہم کو پیاس لگتی تو آسمان سے پانی نازل کر دیتا جو ہمارے منہ میں آجاتا یا بھوک کے وقت آسمان سے کوئی خوان نعمت اتار دیتا۔ مگر عزیزو اس نے ایسا نہیں کیا۔ اپنے پاس ہی کنوئیں کو دیکھو جو ابھی بنایا گیا ہے۔ اس پر کتنا روپیہ خرچ ہوا ہے اور کس قدر آدمیوں نے بیلوں اور گدھوں کی طرح کام کیا ہے کھانے والا اناج کس محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہے۔ غرض ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کی سنت کے موافق اسباب کا لحاظ کرکے انگریزی تعلیم (علاوہ دینیات اور علوم آسمانی کے جو اس مدرسہ کی تعلیم کا اصل مقصد ہیں) بھی ایک جزو لازمی رکھی ہے جو رسمی طریق کے موافق پوری پوری دیجاتی ہے انگریزی تعلیم کی ضرورت اس لئے بھی تھی کہ ہمارے سر پر جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ اس کی زبان انگریزی ہے اور اس کے دفاتر وغیرہ کل امور میں اسی زبان کا استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ہم نے بھی اس زبان کی تعلیم کو ضروری سمجھا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ایک سڑا ہوا مردہ کتا جتنا ہماری نظر میں قابل نفرت ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ نفرت کی نگاہ سے ہم ان مادی امور کو دیکھتے ہیں یہ ساری دنیا مع اپنے تمام لوازم کے ایک مردہ کتے سے بھی زیادہ گھنونی اور نفرت انگیز نظر آتی ہے۔

میرے عزیزو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ہی پیاری اور محبوب چیز جس کیلئے اس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور لاکھوں انبیاء مبعوث فرمائے وہ اسلام ہے یعنی اللہ ہی کی فرمانبرداری کرنا اپنے کل قویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر بسجود کر دینا۔

پس ہماری غرض یہی ہے کہ ہمارے سکول کے طالب علم خدا کو چاہیں اور مادی علوم اور مادی ترقیاں دین کی خدمت دین کی تکمیل کیلئے بطور خادم ہوں نہ بطور اصل مقصود۔ جیسے ایک شخص کو شوق امرتسر جانا ہو تو اس کو یکہ یا ریل کی سواری کرنے کی اسلئے ضرورت ہے کہ وہاں پہونچ جاوے۔ ورنہ اصل غرض اسکی سواریاں نہیں ہیں اسی طرح پر ہماری اصل غرض اسلام ہے اور باقی امور اور لوازمات بطور اسلام کے خادم کے ہوں۔ ہاں تو ہماری اصل غرض اور منشا یہی ہے کہ ہماری سکول کے طالب علم خدا کو چاہیں اور اپنے خدا کے حقوق کو پہچانیں۔ اور اس سکول کی تعلیم سے تربیت سے ایک ایسی قوم بنجادیں کہ دنیا کے امام اور پیشوا ہوں۔ جہاں جاویں دار الامان کی تعلیم کا نمونہ ان کے آگے آگے لوگوں کو بتاتا جاوے کہ یہ دار الامان کا نمونہ ہے تم لوگوں کے دلوں کو جو تم سے متنفر ہوں اپنے نور ایمان اور اخلاق کی کمند سے اپنی طرف کھینچ لو۔ لوگوں کی انگلیاں رستہ میں جاتے وقت بھی تمہاری طرف اٹھیں اور یہ کہیں قادیان کے پڑھے ہوئے ہیں اور لوگ شوق سے تمہاری پیروی کی خواہش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل کیا ہے کہ اس نے ہم میں اپنے خاص بندوں کو بھیجا۔ اپنی کتابیں بھیجکر اپنے احکام اور اس نمونہ کو بھی دکھایا جس سے ہم کمال حاصل کر سکتے ہیں اور پھر احسان پر احسان کیا کہ ہمکو ان کتب کے علوم سے بھی بخوبی بہرہ مند کیا اور ان آسمانی علوم سے ماہر کیا اب خواہ کسی جگہ کوئی مسلمان ہو دنیا کے کسی حصہ میں ہو۔ مگر میرے عزیزو اللہ کی پہچان کے واسطے قرآنی علوم کی شناخت کے واسطے انبیاء کی پہچان کے واسطے جو فضل ہم کو دیا گیا ہے وہ کسی کو عطا نہیں کیا وہ کیا؟ یہی کہ ایک برگزیدہ بندہ کو عین وقت پر ضرورت کے مطابق حق وحکمت دیکر ہم میں بطور نمونہ بھیجا ہے۔ جس کے وجود سے ہمنے خدا دیکھا۔ انبیاء اور راستبازوں کو مانا۔ ان کی پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھی قرآن سیکھا۔ غرض جو ملا اسی وجود باجود سے ملا۔ اب دیکھو ہم پر اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کو تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا جسکے مقاصد اعلیٰ ہیں اور تم میں ایسا وہ بندہ کہ جس کی ہمارے تمہارے بزرگ انتظار کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جس کا نام

مسیح موعود مہدی معہود امام الوقت خاتم الاولیاء

ہے بھیجا۔ مبارک ہو تم کو مبارک بچو! آج دنیا کے پردہ پر اگر اسلام ہے اور ملسکتا ہے تو صرف اسی امام کے طفیل سے ورنہ نہیں۔ زندہ اسلام صرف اسی کے پاس ہے۔ اسکی مجلس خدا نما مجلس ہے۔ قرآن بھی اسی کی صحبت سے آسکتا ہے۔ پس آج کی ہماری تقریر صرف اسی مضمون پر ہے کہ ہماری غرض اس مدرسہ کے جاری کرنے سے کیا ہے۔ صرف یہی ہے کہ یہاں کے لڑکے خدا اسے پھر حق اللہ اور حق العباد سے واقف ہوں۔ آسمانی علوم سے آگاہ ہوں اور پھر ان پر عمل کریں اور ایک اسوہ حسنہ بنجائیں۔ تم دنیا کے دوسرے سکولوں کے لئے نمونہ بنو اور ان کو دکھا دو کہ جن مدرسوں میں وہ پڑھتے ہیں وہ انسانی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔

عزیزو بڑا افسوس ہوگا اگر یہاں کے لڑکے اور سکولوں ہی کے سے ہوں ایک داغ ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی بُرا نکلے یا بد اخلاق ہو وہ اپنا ہی بُرا نہیں کرتا بلکہ وہ ہماری قوم کا دشمن بنتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ رات دن اپنے سنوارنے کی فکر کرو اور تمہارے آپس کے تعلقات گفتگو وغیرہ جہاں سے جداگانہ ہوں تم نمک بنجاؤ۔ تاکہ تم بغیر لوگوں کی مجلسوں کو مزہ ہی نہ آئے۔ جسطرح کھانا بغیر نمک کے بے مزہ ہوتا ہے اسی طرح تم بن لوگوں کے جلسے اور مجلسیں بدمزہ ہوں لتکونوا شھداء علے الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا لوگوں کیواسطے حجت ٹھہر جاؤ تاکہ تم پر اعتراض کرنے کا کسی بد خصلت بہانہ جو کو حیلہ وحجت نہ رہے تمہارے ہمنشین تمہاری صحبت سے متاثر ہوں۔ آمین

اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہئیے؟

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح کی علالت کی خبر ایسی نہیں جو احمدی دنیا میں نہ پہونچ چکی ہو۔ پھر اس علالت میں حضرت کی طبیعت میں ضعف کا پیدا ہونا اور آپ کا وصیت لکھ دینا ایسی باتیں ہیں جو دور و نزدیک اشاعت پا چکی ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ہی کے الفاظ میں (جو آپ نے ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو فرمائے):۔ **موت حیات کی کسی کو خبر نہیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے** اور مجھے بھی خبر نہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مایوس نہیں اور اسکی بے نیازی سے ترساں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان۔ نبیوں کے سردار اور مقتدا کی نسبت اسی کی زبان پر وحی ہوئی:۔

ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔

تو پھر آپ کے ایک غلام مگر سید القوم خادمہم کے سچے مصداق ہمارے آقا و مولے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے بھی ایک غلام کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہماری آرزوئیں - ہماری خواہشیں - ہماری ضرورتیں اس امر کی داعی ہیں، کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام کو لمبی عمر عطا فرماوے اور اس کے ذریعہ جو فضل اور فیوض نازل ہوتے ہیں۔ انسے ہم عرصہ دراز تک متمتع ہوتے رہیں۔ مگر ہمیں کیا معلوم ہے کہ کل کیا ہوگا؟ ایسے موقعہ پر یہ قدرتی بات ہے کہ عوام و خواص کے دل میں آئندہ کے خیالات پیدا ہوں۔ آپ کے بعد نظام سلسلہ کیونکر قایم رہیگا؟ وصیت میں جو جانشین کا تذکرہ کیا ہے وہ کون ہوگا؟ ایسے سوالات کا پیدا ہونا بعید نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس قسم کی بحثیں مختلف جگہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور نادان انسان اپنی اپنی جگہ زید و بکر کا نام لیکر فیصلے کرتے ہیں۔

چونکہ اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ قوم کو اس کے موجودۃ الوقت فرض سے آگاہ کروں میرے دوستو یہ وقت ہمارے لئے ایک ابتلا اور آزمایش کا وقت ہے ہم میں سے ہر فرد و احد اسبات کا خدا تعالےٰ کے حضور ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ کہ وہ قوم کے شیرازہ کو پراگندہ ہونے سے بچاوے۔ ایسے وقت پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق کے سوا کچھ بن نہیں آتا۔ کبھی اور کسی حال میں ربانی فضل کے سوا انسانی تدابیر کچھ نہیں کر سکتیں مگر جسقدر کسی کی ذمہ واری زیادہ ہے اسی قدر اسے ربانی توفیق کی حاجت ہے۔ پس ایسے وقت میں ہمیں مجاہدات اور رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم ہر قسم کی نفسانیتوں سے صاف کر دیئے جاویں۔ اس قسم کے تذکروں اور بحثوں میں پڑنا میں سمجھتا ہوں خدا تعالےٰ کے فضل کو دور کرنا ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوں گے کہ ہم اپنی تدبیروں اور دانشوں پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کیا خدا تعالےٰ نے ہمیں چھوڑ دیا یا آئندہ چھوڑ دیگا؟ کیا وہ وعدے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل سے کئے تھے؟ نعوذ باللہ۔ ایسے ہیں کہ وہ پورے نہ ہوں گے؟ پھر تمہیں یہ کیوں فکر لگ رہی ہے؟ بعض نادان اپنی دانش و عقل کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ وہی خلافت کے مسئلہ کی کلید اور گرہ کشا ہے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ہی کے الفاظ یاد رکھنے چاہئیں جو ابھی تک ہمارے درمیان خدا تعالےٰ کے فضل سے موجود ہے۔

"وہ جو کہتا ہے کہ فلاں شخص کو میں نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے غلط ہے مجھے کیا علم ہے کہ کون خلیفہ ہوگا مجھے کیا علم ہے کہ دو دن کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور کیا ہوگا کون خلیفہ بنے گا یا مجھسے بہتر خلیفہ ہوگا۔ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ میں کسی کو خلیفہ نہیں بناتا۔ میرا یہ کام نہیں۔ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ جسکو وہ چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح کے ان صاف اور واضح الفاظ کے بعد اس قسم کے مضامین پر طبع آزمائیاں چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ جماعت کیلئے بھی اور اسکی ذریت کیلئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موسیٰ کے نام سے بھی پکارا گیا ہے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ اپنی ان وحیوں میں جو اپنے مرسل پر اس نے نازل کیں بنی اسرائیل کے خطاب سے بھی پکارا گیا ہے۔ پس ڈر جاؤ اور خدا تعالےٰ کے خوف کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ کامیابیاں تمہارے بعد آنیوالی کسی نسل کو دیجاویں۔ یاد رکھو ایمان کی شناخت اور امتحان کا وقت وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کسی ابتلاء عظیم میں ڈالا جاوے اس وقت اگر وہ اس ابتلاء سے نکلنے کیواسطے ایسے حیلے اور طریقے ایجاد کرتا ہے جو اس کو خدا سے دور لیجانے والے ہوں تو اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا۔ لیکن اگر پورے استقلال اور ہمت بلند سے اس ابتلاء میں اللہ ہی کی طرف جاتا ہے تو اس کی سعادت قابل رشک ہے۔

پس میرے دوستو! یہ وقت ہمیر ابتلا کا ہے لیکن یہ وقت گھبرانے کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کیلئے ایک موقعہ ہے دانشمند اور دور اندیش مومن اسکو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ تمام خیالی منصوبوں اور بحثوں کو چھوڑ دو اور جسقدر وقت ان فضول گپوں اور آئندہ خلافت کے جھگڑوں میں بسر ہوتا ہے۔ اسے استغفار اور درود شریف پڑھنے اور دعاؤں میں لگا دو ہمیں خیرات کرنی چاہئیے نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرنا چاہئیے۔ اور خدا تعالےٰ سے اس صراط مستقیم کو طلب کرو جو ہر قسم کے پیش آنے والے قضایا میں منزل مقصود تک پہونچاتی ہے کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو جب اللہ تعالےٰ نے امام قوم کے رنگ میں برگزیدہ کیا۔ اور آپکے محترم بھائی مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ سے اعلان کرایا تھا کہ ہر جگہ کی جماعت الوصیت میں جو قدرت ثانی کیلئے ملکر دعائیں کرنیکی ہدایت ہے اسکی طرف توجہ کرے وہ اعلان اخبارات میں شایع کیا گیا پس یہ وقت ہے کہ تم ملکر قدرت ثانی کیلئے دعائیں کرو۔ قدرت ثانی کیلئے دعاؤں کے اعلان میں الوصیت کے ارشاد کو نقل کرنے کے بعد توضیح کی ہے کہ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو ظاہر فرمایا ہے کہ دوسری قدرت کے نزول کیلئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں اس حکم کی تعمیل کیلئے حضرت مولوی صاحب نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ جہاں ہمارے دوست ہیں وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو ایک دفعہ اکٹھے ملکر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کیلئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں انہیں یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ کسی دوسرے دوست کیساتھ جو قریب ہوں ملکر دعائیں کریں اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشاء الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے"

میں نے اپنے محترم بھائی کے اصل الفاظ درج کر دیئے ہیں۔ اگر تم نے اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی ہے تو خدا کیلئے اب التزام کرو۔ زید و بکر کی خلافت کی بحثوں کو ترک کر دو اور اپنی مجلسوں میں بجز استغفار۔ درود۔ اور دعا کے اور شغل نہ رہنے دو۔ تم باہم ملکر بیٹھو تو قدرت ثانی کیلئے دعائیں کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ میں پہلے بھی ظاہر کر چکا ہوں۔ اپنی ذریت میں سے ایک عظیم الشان شخص کے مبعوث ہونیکی خبر بارہا دی۔ اور الوصیت میں بھی لکھا ہے۔ ہم دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو بھی طلب کریں کہ وہ موعود جسکو اللہ تعالےٰ نے اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ہم میں کھڑا ہو۔ جسکے ذریعہ حق کے ترقی کرنیکا وعدہ دیا گیا ہے۔

ہم عاجز اور درماندہ ہیں ہمیں اللہ تعالےٰ سے فیض اور قوت پانے کیلئے اسی کے دروازہ پر گرنا چاہئیے۔ اور ہمارا وقت زیادہ تر اسی میں گذرنا چاہئیے۔ جہاں زید بکر کے متعلق منصوبے ہوں مشورے ہوں ایسی مجلسوں سے اُٹھ جاؤ۔

میں نے سنا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قادیان میں لوگ منصوبے بازیاں کرتے ہیں اور ان لوگوں کو اسکے سوا کچھ کام نہیں۔ افسوس انپر جو ایسا سوچتے اور کہتے ہیں وہ اپنے اُن غریب بھائیوں پر جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے امام موعود کے قرب میں رہنے کی توفیق دی۔ اور اس مقصود کیلئے چن لیا) بدظنی کرتے ہیں۔ قادیان کی زندگی احمدی قوم کے خصوصیات میں داخل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب کے صفحہ ۶ میں صاف صاف لکھا ہے:۔

جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ تمنا دل میں نہیں رکھتا اس کی حالت کی نسبت مجھکو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنیوالے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ اس ضمن میں ان غریب بادیہ نشین ساکنان قادیان کو اصحاب الصفہ کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیکر ان کے متعلق یقینی رنگ میں بہت اعلیٰ درجہ کے خیالات ظاہر کئے ہیں چنانچہ فرمایا:۔ میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے

جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر اور اپنی طرز زندگی کو سراسر مسکینی اور درویشی کیطرف تبدیل دیکر قادیان میں میری ہمسائیگی میں آکر آباد ہو گئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دلوں سے اپنے وطنوں اور اپنے املاک کی محبت دور کر چکے ہیں اور عنقریب وہ بھی اسی خاک قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں سو یہی درویش ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے۔ اور یہی ہیں جنکو درویشی نے مغلوب نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے اپنے لئے درویشی کو پسند کیا۔ اور ایمان کی حلاوت کو پا کر تمام علاقوں کو دامن سے پھینکدیا۔

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا غرض خدا تعالیٰ نے انہیں اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے۔" اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے جو ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیان میں آکر بود و باش اختیار کریں گے۔"

پس ان غریب گرد کے امیر اور غنی درویشوں کو سوءظنی کا نشانہ نہ بناؤ۔ وہ کوئی منصوبہ نہیں سوچتے اور نہ انہیں ضرورت وہ منصوبوں کے لئے یہاں نہیں آئے۔ میں اپنی شخصیت کے لئے نہیں کہتا جو تمہارا جی چاہے کہو۔ من آنم کہ من دانم میں کسی تکلف یا کسرنفسی سے نہیں کہتا مجھے جو تمہارا جی چاہے کہو میں اس کا حقدار ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ کا مگر خدا کیلئے قادیان کے غرباء کو اپنی سخن طرازیوں کا مشانہ نہ بناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اس فعل سے راضی ہوگا۔

رہی ذریت مسیح موعود علیہ السلام ان میں کا ہر فرد اپنے رنگ میں ایک آیۃ اللہ ہے آیات اللہ کا اعزاز و اکرام شعائر اللہ کی تعظیم ہے اور مجھے ضرورت نہیں کہ میں اس کے متعلق کچھ کہوں۔ لیکن اتنا کہہ دینا میرا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تاکید کی تھی کہ ہمارے دوست ذریت طیبہ کے متعلق جو اشتہارات اور رسالے ہیں انہیں اپنے پاس رکھیں بلکہ یہ حکم دیا تھا کہ مجلد کرا کر ایک جگہ مرتب رکھے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

ہر ایک طالب حق ایسے رسالے اور ایسے اشتہارات اپنے پاس رکھے کیونکہ ایک مدت کے بعد پھر ان اشتہارات کا ملنا مشکل ہوگا۔ اور جب کوئی کاغذ نہ مل سکے تو دشمن خیرہ طبع باوجود اس کے کہ آپ اس اشتہار یا رسالہ کو کئی بار پڑھ چکا ہو محض حق پوشی کی راہ سے انکار کرنا شروع کر دیتا ہے سو یہ فرض ہماری جماعت کا ہے کہ ان منکر کش ہتھیاروں سے خالی نہ رہیں بلکہ یہ تمام ذخیرہ رسایل و اشتہارات کا ایک جگہ مرتب کر کے مجلد کر کے رکھیں تا بوقت ضرورت مخالف ظالم کو بآسانی دکھا سکیں (تریاق صفحہ ۸)

میں نہیں کہہ سکتا کتنے بزرگوں اور دوستوں نے کہاں تک اس پر عمل کیا ہے۔ میں نے اب پھر یاد دلا دیا ہے۔ ان اشتہارات کو پڑھو تو تمہیں انکی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے متعلق جو الہامات ہیں۔ وہ بارہا میں لکھ چکا ہوں اور سبز اشتہار کیطرف توجہ دلا چکا ہوں۔ اسی مبشر موعود کے متعلق یہ الہام بھی ہوا تھا کہ

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد + دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

اولوالعزم اور فضل عمر وغیرہ اس کے نام رکھے گئے۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ وہ وعدے جو ان پاک نفسوں کے ذریعہ قوم سے کئے گئے ہیں کب پورے ہوں گے لیکن ہم ان کے امیدوار ہیں۔ جو ترقی۔ اور تائید حق ان کے ہاتھ پر ہونے والی ہے۔ ہماری آرزوئیں یہی ہیں کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

الغرض حفظ مراتب ضروری چیز ہے اس وقت ہم سب ایک ابتلا میں ہیں۔ ہر قسم کے خیالات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے دروازے پر گر جانا ہی ہمارے لئے موجب امن ہو سکتا ہے قادیان کے اصحاب الصفہ جو اپنی دنیوی وجاہت کے لحاظ سے دوسروں کی نظروں میں کتنے ہی حقیر ہوں۔ اور اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں میں نمایش اور فیشن کے دلدادوں کو کیسے ہی بدنما معلوم ہوں۔ وہ کم از کم اپنی جان کو دھوکہ دینا نہیں چاہتے۔ وہ فریب کہاں کے لئے قادیان میں نہیں بیٹھے ہیں اسی طرح اہل بیت رسالت جنکی شان میں آیت تطہیر کا نزول ہو چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکے بڑے بڑے وعدے کئے ہیں اور کثرت کیساتھ اپنے مسیح کو فرمایا انی معک و مع اھلک وہ اپنی جانوں پر نعوذ باللہ ظلم کرنیوالے نہیں کہ خدا کی پاک امانت کیلئے وہ کسی ایسے کو پیش کریں جو اس کا اہل نہ ہو تم ان باتوں کو خدا کے حوالہ کر دو وہ جس کے ذریعہ چاہیگا اپنے بندی کی باتوں کو پورا کر دکھائیگا۔ ہم تو عاجز بندے ہیں ہر حالت میں اسی کے فضل سے زندہ رہ سکتے ہیں۔

پس تم اپنے تمام خیالات کو خیرباد کہدو کسی ایک شخص کے متعلق اپنے خیالات کے رجحان کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ سے استمداد کرو اور اسی سے کشود کار چاہو کہ وہ تمہارے دلوں میں اس پاک روح کے لئے القا کرے جو ہماری رستگاری کا موجب ہو سکتی ہے۔ غرض یہ وقت کثرت سے دعاؤں اور استغفار کا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دو تا وہی اپنے فضل سے ہمارے دلوں کو امن اور سعادت کے فرشتہ کے ذریعہ کھولدے اور ہم اس پاک وجود پر اسکے دست پر جمع ہو جاویں جو ہمارے منتشر افراد کو ایک شیرازہ میں قایم رکھنے کی قدرت اور ہمت رکھتا ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت دشمن چاہتے تھے کہ تم میں تفرقہ ہو اور تم منتشر ہو جاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں نامراد رکھا اور اب وہ پھر ایسی منحوس آرزوئیں کرتے ہیں خدا انہیں پھر نامراد کرے اور اسکی ایک ہی راہ ہے کہ ہم خدا کے حضور جھکے رہیں تاکہ اپنے مخفی فضل سے ہمیں ہر قسم کی پراگندگی سے بچاوے آمین۔ میں نہیں جانتا الحکم کی دوسری اشاعت تک کیا ہو یا نہو۔ اس لئے میں نے تمہیں تمہارے فرض سے آگاہ کر دینا مناسب سمجھا اور یہ باتیں پہونچا دی ہیں۔ چاہو تو قبول کرو۔ ع

"مرا دما نصیحت بود کردیم" والسلام

ضرورت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مفصلہ ذیل کتب کی بھی ضرورت ہے جو پہلی مرتبہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھپوائی تھیں کسی دوسرے ایڈیشن کی ضرورت نہیں جو صاحب مہیا کریں ممنون ہونگا۔ براہین احمدیہ حصہ اول و دوم۔ نشان آسمانی۔ فیصلہ آسمانی۔ اتمام الحجۃ۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ نور القرآن حصہ اول و دوم۔ تقریر جلسہ ۱۸۹۶ء۔ لیکچر سیالکوٹ۔ مجموعہ تقریر۔ تقریریں۔ امین محمود۔ آمین مبارکہ۔ مباحثہ محمد حسین بٹالوی پر ریویو۔ اربعین نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ستارہ قیصرہ۔

معرفت کی باتیں

نوح ثانی کی پکار اور مقام خوف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارہ میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کروں گا خدا نے نوح کے زمانے میں ظالموں کو قریباً ایک ہزار سال تک مہلت دی تھی اور اب بھی خیر القرون کی تین صدیوں کو ملیحدہ رکھ کر ہزار برس ہی ہو جاتا ہے اس حساب سے یہ زمانہ اس وقت پر آپہونچا ہے جبکہ نوح کی قوم عذاب سے ہلاک کیگئی تھی اور خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا:-

اصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ نہ تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کیلئے ہے لیکن بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ روگردان ہے۔ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنیوالے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کیطرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کیطرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کیطرف پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل نہیں ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔

نزول رحمت کے دو طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- خدا تعالیٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کیلئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔

(۱) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنیوالوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔ الجزو نمبر ۲ یعنے ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنیوالوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہیں پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں"

(۲) دوسرا طریق۔ انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے

یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کیلئے بشیر کو بھیجا تا بشرالصابرین کا سامان مومنوں کیلئے تیار کرکے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے۔ سو وہ ہزاروں مومنوں کیلئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کر سو کر خدا تعالیٰ کیطرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا! اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہونچا گیا اور یہ بات کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کردی کہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے وہ بیفائدہ نہیں آیا تھا بلکہ اس کی موت ان سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی۔ جنہوں نے محض للہ اس کی موت سے غم کیا اور اس ابتلا کی برداشت کر گئے کہ جو اس کی موت سے ظہور میں آیا غرض بشیر ہزاروں صابرین و صادقین کیلئے ایک شفیع کیطرح پیدا ہوا تھا اور اس آنیوالے اور پاک جانیوالے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہمنے بیان کی ہے اس کی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارے میں پیشگوئی کیگئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جسکا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق الله ما یشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔

مصلح موعود کے حق میں حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مصلح موعود کے متعلق جس کا وعدہ الله تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا اس سبز اشتہار میں فیصلہ کردیا ہے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو دو لڑکوں کے متعلق در اصل آپ نے ایک پیشگوئی کی تھی ایک کے متعلق یہ الفاظ تھے۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اور جو اس کے متعلق جو مصلح موعود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا۔ پھر فرمایا: وہ دنیا میں آئیگا اور مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا جائیگا۔ الغرض اس موعود کے متعلق بڑی بڑی عبارتیں ہیں جو اپنے وقت پر انکا ظہور ہوگا۔ اس موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں ایک فیصلہ کیا ہے میں اسے اسلیئے درج کردیتا ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کی آیات کی تفسیر ہوتی ہے چنانچہ فرمایا: ”مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا! اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر جو فوت ہوگیا ہے بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلیئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“

بحث خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے بعد خلافت کی بحث چھیڑنا کچھ تعجب خیز نہیں مگر قبل از وقت ضرور ہے

معزز ہم عصر پیغام صلح نے اس وصیت پر کچھ خیالات ظاہر کئے ہیں خلافت ہمیشہ سے ایک موکنۃ الآرا چیز رہی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اسکے متعلق بارہا تقریریں کرنی پڑیں لاہور میں آپ نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ خلیفہ کون بنایا کرتا ہے فرمایا: ”تم کو بھی الله تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے بعد ایک کیا اور پھر اسکے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں مت پڑو میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق جھگڑا! خلافت ہے حق کسی کا تھا اور دیگئی کسی کو میں نے کہا کہ کسی رافضی کو جاکر کہدو کہ علی رضی کا حق تھا ابوبکر رضی نے لے لیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا روحانی فائدہ پہونچتا ہے جسکو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنادیا اور تمہاری گردنیں اسکے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر بحث کرو تو سخت حماقت ہے۔ میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ الله تعالیٰ نے انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کرکے کیا پھل پایا تم قرآن مجید کو پڑھو کہ آخر انہیں آدم کیلئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنیوالا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہدونگا آدم کی خلافت کے سامنے سجدہ ہو جاؤ تو بہتر ہے اگر وہ ابی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بنکر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئیگی۔ اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤد بنایا یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض داؤد کو خدا نے ہی خلیفہ بنایا اسکی مخالفت کرنیوالوں نے یہانتک بھی کوشش کی کہ وہ نابکار گستاخ لوگ آپ کے قلعے پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اسکی مخالفت کرکے نیک نتیجہ دیکھ سکے؟ پھر الله تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنہما کو خلیفہ بنایا رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کررہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی الله عنہما پر درود پڑھتے ہیں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس [illegible] کیا اسکے بانیوں اور امداد کنندوں کیلئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہونچی ہیں پس اس مسجد میں کھڑے ہوکر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں اگر اس مسجد میں آ بیٹھے خوشی ہوئی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں جسطرح میرا داؤد اور ابوبکر و عمر رضی الله عنہما کو الله تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اسی طرح الله تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھکو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اسکے بنانیکی قدر کرتا اور اسکے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے؟ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کسکا ہے؟ ایک میرا نہایت پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علیخان کو کہدیں پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب کا حق ہے یا ام المومنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہوسکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکا حق کسی اور نے لے لیا وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں! اور انہوں نے اپنا دعویٰ میرے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے یہاں آکے ایک فقرہ سے بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مرید نہیں یہ سخت غلطی ہے جو کی گئی ہے مرزا صاحب (علیہ السلام) کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علیخان کرتا ہے۔ تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں انکو خدا کی رضا کیلئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔ ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھدیتا کہ یہ جھوٹ ہے میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں ایک بھی نہیں جسطرح علی، فاطمہ، عباس نے ابوبکر کی بیعت کی تھی اس سے بھی بڑھکر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔ سنو میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا میں ان کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا مگر تب بھی یہی نیت تھی۔ مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے خیال و وہم میں بھی یہ بات نہ تھی مگر الله تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا امام اور خلیفہ بنادیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے ان کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنیوالے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ ایک اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے اب بھی تلافی کرنی چاہیئے اور بہ طور پر کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھکر تلافی کرے میں کسی کا خوشامدی نہیں مجھکو کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذر اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گذرے۔ الله تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں میری بیوی میرے بچے کسی کے محتاج نہیں الله تعالیٰ آپ انکا کفیل ہے تم کسی کی کیا کفالت کروگے جبکہ تم فقراء ہو والله الغنی وانتم الفقراء [illegible] اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہونچادیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہونچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرلو۔ الله نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنادیا جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری کرو ابلیس نہ بنو۔“ (تقریر لاہور)

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین کی صحت بدستور قابل دعا ہے ۱۲۔ مارچ کی رات شدت کھانسی و ہچکی کی وجہ سے بہ تکلیف بسر کی۔ بیرونجات سے احباب عیادت کو آتے رہتے ہیں۔

(۲) ۱۱۔ مارچ کو بعد عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے وحدت کی ضرورت پر پر معارف تقریر فرمائی اور احباب کو ان کے موجود الوقت فرض سے آگاہ فرمایا۔ اور اختلافی مسائل پر باہم جھگڑنے سے روکا۔ آپ کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے بھی اسکی تائید میں تقریر کی الله تعالیٰ اس مبارک کوشش کو موثر بنادے۔

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام سالانہ امتحانوں کے بعد یکم اپریل تک کیلئے بند کیا گیا

حدیث یار دوستر کی زبان سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت جو کچھ بھی تھی آپ کی تصانیف اور کلمات سے عیاں ہے لیکن مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ احمدیت کی تبلیغ و اشاعت میں ہم سست ہو جاویں۔ اور احمدیت کو کوئی عارض اور غیر حقیقی چیز نہ سمجھ بیٹھیں اسلئے ضرورت ہے کہ احمدی قوم کو اس کا نصب العین بار بار یاد دلایا جاوے۔ میرے عزیز دوست منشی محمد حسین صاحب (چھاونی لاہور) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اغراض پر ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں احمدی احباب اُسے غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ وہ کہاں تک اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟

جناب مسیح موعود دنیا میں کس کیلئے تشریف لائے تھے؟

حضرت تقدس مآب جناب مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں یہی ثابت کرنے آئے تھے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ کیونکہ اُس کی پیروی سے زندہ خدا اپنے کلام پاک سے خود اپنی ہستی کا ثبوت انا الموجود کی آواز سنا کر دیتا ہے۔ اسلام نے جیسا کہ اس کی سمیع و بصیر ہونے کا بیان کیا ہے ویسا ہی اس کے کلام کرنے کا بھی اقرار کیا ہے۔

زمانہ سے جو اسلام کے اندر علاوہ بیرونی عقاید فاسدہ کے خدا کی نسبت جو صفت تکلم سے انکار کا عقیدہ پڑ گیا تھا اس کو آپ نے دلایل قاطع سے جو عقلی اور نقلی کے علاوہ تائیدات سماوی بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے یہ ثابت کر کے دکھلا دیا کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں کوئی ضایع اور فنا ہونے والی نہیں جیسے کہ وہ ہمیشہ سے دیکھتا ہے سنتا ہے ایسے ہی بولتا بھی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کیلئے اپنے مبارک وجود کو پیش کر کے جہاں پر زندہ نظیر سے یہی ثابت کر دیا کہ بیشک اور یقیناً وہ خدا جسکو قرآن اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سے پیش کیا ہے وہ جیتا جاگتا حی و قیوم لم یزل و لا یزال خدا ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی دنیا میں ایک بابرکت رسول (صلعم) ہوئے ہیں۔ کہ جنکی سچی پیروی سے انسان خدا سے لو لگاتا اور اس سے کلام کرتا ہے۔ جیسے آنجناب کو خدا نے وعدے دیئے تھے کہ جو تیری سچی پیروی کریگا وہ نبی۔ صدیق۔ صالحین۔ اور شہداء کے مراتب پائیگا۔ اور اسی لئے دُعا اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم کو دن رات میں پانچ دفعہ کرنے کی تاکید فرمائی۔

جناب مسیح موعود دنیا میں کیا لیکر آئے تھے؟

یہی کہ خدا زندہ اور جیتا جاگتا خدا ہے۔ اور وہ اپنے پیارے بندوں سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہیں کلام کرتا ہے اور اس کو اپنا پیارا و برگزیدہ انسان بنا لیتا ہے اور کہ خدا تعالیٰ میں جو قوتیں طاقتیں کسی پہلے زمانہ میں موجود تھیں وہ اب بھی ہیں وہ جیسے پہلے فعال لما یرید تھا اب بھی ہے اور اس سے آگے کو بھی رہیگا۔ چنانچہ اپنے چھبیس ۲۶ سالہ مامور من اللہ کے دعوے میں یہ ثابت کر دیا کہ خوا تع القادر ہے۔ ایک زمانے نے ملکر خدا کے مسیح موعود کو ہلاک کرنا چاہا۔ مٹانا چاہا۔ تباہ کرنا چاہا مگر خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جو اس نے پہلے سے اپنے پیارے بندے کو دے رکھے تھے۔ کسی ایرے وغیرے کی پیش نہ جانے دی۔ کیا ان مقدمات کو بھول سکتے ہیں جو آپ کی عزت جان مال کے لینے کیلئے کئے گئے تھے؟ اور ان میں دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگا کر چاہا تھا کہ خدا کے مسیح کی عزت جائے مال جائے آبرو جائے۔ مگر آخر کو نتیجہ یہی ہوتا رہا ہے کہ دشمن ہی خائب ہوئے اور وہ فاتحہ مظفر و منصور اور کامیاب بامراد ہوا۔ خدا کے مسیح نے اسی زندگی میں ایسی ایسی کامیابیاں حاصل کیں اور اس کے دشمن ایسے ایسے ذلیل و خوار ہوئے کہ ان کو اپنی ناکامی اور نامرادی کا ان الفاظ میں اقرار کرنا پڑا۔ "قادیان کے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں۔ حقیقت میں کافی سے زیادہ ہیں۔ مگر ان کے اثر سے کوئی عام اور دیرپا فایدہ نہیں ہوتا۔" الہامات مرزا مصنفہ امرتسری ثناء اللہ اس اقرار کی وجہ صرف یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح صادق کو ہر طرح کے براہین سے صادق کرنا تھا۔ اس لئے ایک طرف تو خود قرآن شریف میں فرمایا کہ من اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح المجرمون ۔ اور دوسری طرف ایسی سپاہ مخالف و معاندین سے جو کہ نہ صرف عملی طور پر اپنا یہودی ہونا ثابت کرتا ہے کہ جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتّٰی۔ وہ اس کے حق میں ہے۔ دوستو! آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ خدائی تصرف تھا۔ جو اس نے مذکورہ بالا اقرار کرائے تاکہ زمین والوں پر یہ امر روز روشن کیطرح ثابت ہو کہ خدا نے اپنے برگزیدہ بندے مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا کامیاب کیا کہ آخر کار دشمن بھی چلا اُٹھے کہ ہماری کوششیں باوجود کافی ہونے کے ناکامی نامرادی اور حرمان نصیبی کا ذریعہ بن رہی ہیں ورنہ ایسوں سے ایسا کھلا اقرار ہونا امر محال تھا۔ یہ خدا کا خاص فضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوا کہ وہ مثل انبیاء کے کامیاب مظفر و منصور دنیا سے اٹھائے گئے جیسے اپنی طبعی موت سے وفات پائی۔ اور یوں ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی خدائی وعدوں کے مطابق اسی طرح دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گئے اور اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے تھے۔

غرضیکہ خدا کے القادر فعال لما یرید ہونے کا ایسا عجیب نظارہ خدا کے مسیح صادق کی پاک زندگی نے دکھلایا کہ وہ کسی دوسری جگہ ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا۔ جیسے دوسرے تمام مذاہب فیضان الٰہی کے دروازے بند کر بیٹھے ہیں۔ جس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا کا فضل آگے کو جاری نہیں رہ سکتا۔ بلکہ پیچھے رہگیا۔ اسی طرح ان لوگوں نے جو مسلمان کہلاتے ہیں خدا کے فضل و فیض کے دروازے میں قفل فولادی لگا دیا۔ ان کے زعم ناقص میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود افضل الرسل ہونے کے ایسے ہیں کہ جنکی پیروی کا نتیجہ سوائے سردردی کے کچھ نہیں وہ نہ فیضان الٰہی کے قایل ہیں اور نہ وحی و الہام کے۔ کیونکہ ان کے زعم باطل میں قرآن کے بعد کوئی ایسی وحی جو قرآن کی مصدق ہو اور اسلام کی معاون ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم رسالت کے باعث اس کا آنا ناجایز ہے گویا کہ انہوں نے ایک ایسے خود تراشیدہ خدا کو مان لیا ہے کہ جو قرآن شریف کو نازل کر کے (نعوذ باللہ) گنگ و کر کیطرح ہو گیا۔ مگر ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اگر اس نے ایسا ہی گنگ و کر ہو جانا تھا تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کیوں سکھائی۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے سے۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین بنانے کے کیوں وعدہ کئے۔ کیا یہ باتیں خدا نے محض فضول کیں؟ تعالےٰ شانہٗ۔ خدا تعالےٰ سچا ہے اور صادق الوعد ہے۔

پیارے ناظرین! یہ تمام بدراہیاں ہیں اور خدا تعالیٰ پر بدظنیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وعدے یقیناً سچے ہیں اور اس کے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بالکل سچے ہیں آپ سے جسقدر خدا تعالےٰ نے وعدے کئے تھے وہ سب پورے کر کے دکھلائے اور ایسے وقتوں میں آپ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے مبارک شجر اسلام کی مدد کی۔ جو وقت کہ نہ صرف غیر ہی حملہ آور ہوئے تھے۔ بلکہ وہ جو مسلمان کہلاتے تھے۔ پیری کے جھوٹے دعوی تھے وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے فیض و فضل کے منکر ہو گئے تھے چنانچہ پیارے اس زمانے میں حضور انور کی صداقت نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہو کر اس امر کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت آپ شمس ہدایت تھے۔ آپ کی قوت قدسی کا دایرہ وسیع ہے اور کسی وقت آپ کا پیارا اور مبارک شجر اسلام بے پھل نہیں ہے اس وقت جبکہ اپنوں اور بیگانوں نے ملکر اسلام کے مبارک اصولوں کی توہین کی۔ اس کو بے پھل ثابت کرنا چاہا۔ تو خدا نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ ایک ایسی جماعت تیار کر دی۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سنت کے مطابق آپ کے پیارے مذہب کو اسی طرح مبارک اور پرنور مان لیا اور کیونکر نہ مانتے جبکہ خدا نے حضرت میرزا صاحب کے وجود مبارک کے ذریعہ یہ امر روز روشن کیطرح ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور تازہ بتازہ نشانوں سے ہر زمانے میں اپنی زندگی کا ثبوت دیکر اپنے پیارے بانی کی صداقت کو اظہر من الشمس کرتا ہے چونکہ اس جماعت نے راستی سے پیار کیا اس لئے ان اسلام کے دعویداروں کے بالمقابل انکا امتیازی نام (جو اسلام کو زندہ مذہب خیال کرتے ہیں اور حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کو اس زمانہ میں اسلام کی لاج رکھنے والا اور اسلام کو سچے نشانوں سے اور تازہ بتازہ نشانوں سے سچا ثابت کرنیوالا یقین کرتے ہیں) احمدی مسلمان رکھا۔ پس احمدی اسلام کیا بات پیش کرتا ہے۔ وہی جو اوپر مذکور ہو چکی تاکہ اسلام کو مثل دوسرے مذاہب کے بے اثر و بے پھل بیان کرنے والوں اور عملی طور پر ماننے والوں میں اور بابرکت با اثر اور زندہ جاوید یقین کرنے والوں میں جسکا موجودہ زمانے میں نمونہ حضرت میرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ امتیاز ہو۔ پس کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم ایسے جیتے جاگتے اور زندہ جاوید اسلام کو جو اس وقت احمدی اسلام اپنا امتیازی نام رکھتا ہے جو خدا کے

افضل بندے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ یہودیت کے گرد و غبار اور بیہودہ اور بوسیدہ عقاید کی ملونی سے پاک وصاف کیا گیا ہے چھوڑ سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ بھلا ہم میں سے کون ایسا ہے کہ جو ایسا عقل کا اندھا ہو جاوے کہ کھرے کے بدلے کھوٹا خریدے لعل کے بدلے پتھر۔ اور زندہ اور تازہ سے بیزار ہو کر مردہ اور بوسیدہ کے پیروں جا پڑے۔ پھر کیا دنیا میں کوئی ایسا مذہب ہے جو اس مذہب سے خوبی اور دلیری میں بہتر اور برتر ہو۔ کیا آریہ سماج ہمارے لئے تسلی بخش ہو سکتا ہے یا عیسائیت سے ہمکو فایدہ پہنچ سکتا ہے، ان موجودہ اسلام کے دعویداروں کے ہم آواز ہو کر ہم تسلی پا سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں اگر ہم ان سے کچھ فایدہ ملتا تو ہم ان لوگوں سے الگ ہی کا ہیکو ہوتے؟ کیوں خدا کے مسیح صادق کے ہاتھوں میں ہاتھ دیتے؟ بخدا اس نے اسلام کو ایسا منور کر دلبربا دکھلایا کہ دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور اس کے حسن کو دیکھ کر لٹو ہو گئے بیخود ہو گئے پس ہم تو اس اسلام پر فنا ہو گئے اور مٹ گئے اس لئے نہ چھوڑینگے نہ چھوڑینگے اسلام کا دامن (انشاء اللہ تعالیٰ)

پیارے احمدی بھائیو! تمہارا صادق امام علیہ السلام تمکو ورثہ اور ترکہ میں کیا دے گیا؟ جیتا جاگتا اور تازہ بتازہ اسلام؟ وہی اسلام جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے پس چاہئے کہ تم اس نعمت کی قدر کرو اور اس سچے اسلام سے چمٹے رہو اور کبھی بھولکر ایسے ویسے کیطرف نظر نہ کرنا۔ کیونکہ اس کا احسان بھیر کچھ تھوڑا سا نہیں ہے۔ جو تم اس کو رد کرکے ایرے وغیرے نتھو خیرے کی طرف جھک پڑو۔ اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا۔ راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے

(محمد حسین از لاہور چھاؤنی)

سید انعام اللہ کا معافی نامہ

سال گذشتہ کے آخری مہینوں میں جو ٹریکٹ اظہار الحق وغیرہ کے نام سے جماعت میں تفرقہ اور فساد برپا کرنیوالے شایع ہوئے تھے انہوں نے حضرت امیر المومنین کو جماعت کا ایک ذمہ وار سردار ہونیکی حیثیت سے بہت دکھ دیا۔ اور آپ نے ان ایام علالت میں بھی اس دکھ کا اظہار فرمایا جن لوگوں کی طرف ان ٹریکٹوں کو نسبت کیجاتی تھی ان میں سے ایک سید انعام اللہ ہیں۔ انہوں نے ایک معافی نامہ بغرض اندراج اخبار بھیجا ہے میں اسکو چھاپ دیتا ہوں مگر مجھے اس امر کے اظہار سے کوئی امر مانع نہیں کہ ایسے فتنہ پرداز واقعات کے پیش آنے پر ان لوگوں کو جو اس کے متعلق سمجھے جاویں اپنی بریت کو کھلے الفاظ میں پیش کرنا چاہئے تاکہ قوم بدظنیوں سے نجات پائے۔ سید انعام اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ گذشتہ ایام میں حضور والا کے کانوں تک میرے متعلق چند ایسی باتیں پہنچیں جسے جناب نے اظہار ناراضگی فرمایا۔ میں اس قسم کے فقرات کو دور از ادب سمجھتا ہوں اور ایسے ہی جملے ہیں جو ”ہوا ذن“ کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں سید انعام اللہ صاحب کو صاف الفاظ میں لکھنا چاہیئے تھا کہ اظہار الحق کی اشاعت سے ایسا ہوا۔ اور یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب تھا کہ وہ کس حد تک فریق تھا تاکہ بعض بعض کو جو اس کا مرتکب سمجھتے تھے وہ اپنے خیالات کی اصلاح کرتے بہرحال میں اس معافی نامہ کو چھاپ دیتا ہوں اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے پشیمان بھائی کیلئے استقامت کی دعا کریں اور سید انعام اللہ صاحب اپنے طرز عمل اور تبدیلی سے اس تلافی کی حقیقت کو ظاہر کر سکیں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۲) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۳) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۴) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ

میں خدا کو واحد اور انسان کے مخفی سے مخفی بھیدوں کا جاننے والا اور دنیا کے ہر ذرہ پر حکمرانی کرنیوالا یقین کرکے حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا سچا نبی اور خاتم الانبیاء تسلیم کرتا ہوں اور حضرت میرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی مسعود اور اس زمانے کی ضرورت کا رفیع القدر نبی یقین کرتا ہوں اور حضور علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلفاء میں حضرت حافظ حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب کے خلیفہ اوّل ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور حضور کے کسی حکم کا خلاف کرنا باعث ہلاکت سمجھتا ہوں۔ گذشتہ ایام میں حضور والا کے کانوں تک میرے متعلق چند ایسی باتیں پہنچیں۔ جس سے جناب نے اظہار ناراضگی فرمایا اور انہیں باتوں سے جناب کے محبوب حضرت حاجی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور آپ کے احباب گرامی کو بھی تکلیف پہنچی ہے۔ میں اپنی خطاکاریوں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور نہایت نہایت مشکور ہوں اور نہیں کہہ سکتا ہوں ان کیفیتوں کو جو میرے دل پر طاری ہوتی ہیں۔ اس خیال سے کہ حضور والا نے میری خطاؤں کو معاف فرمایا ہے۔ سوائے اس کے اور کیا کر سکتا ہوں کہ خدا سے عرض کروں کہ خدا ایسے قدسی صفت انسان کو جکا رحم اس کے غصے سے بدرجہا بڑھکر ہے ہمیشہ ہمارے سر پر قایم رکھے۔ آخیر میں میں اپنے تمام احمدی برادران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا فرماویں کہ خدا مجھے حقیقی معنوں میں احمدی بنا دے۔ (سید انعام اللہ احمدی)

اطلاع

اخبار کے خریدار و سرپرست الحکم کیلئے جدید خریدار مہیا کرکے اسکی قوت اور اثر کے دائرہ کو وسیع کریں ایسا کرنیمیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش کو پورا کرنیوالے ٹھیرینگے (ایڈیٹر)

تندرستی کی گفتگو

اپنی اپنی صحت کو درست رکھنے کیلئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جسکو جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں دولتمند گھی دودھ میوہ وغیرہ کھاتے ہیں اور قیمتی دوا تلاش کرتے ہیں۔ غریب کم خرچ جڑی بوٹی ٹٹکلے کے کھوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسی مقویات کا کھانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مریض کے موافق ہوتی ہے اسکی فکر اور وقت کو دور کرنیکی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ اس قدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ **ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مقوی باہ گولیاں ہیں آپ بھی آزمائش کر کے دیکھئے** یہ بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ جو خرابی ہو اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو یہ سب شکایتیں دور کر کے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں۔ اگر آپ آزمایش کرنا چاہیں تو ایک لفافہ میں ہ کا ٹکٹ اور ہر لکھے پڑھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے۔ نمونہ مفت بھیجدیا جاویگا۔ ۳۰ گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن تار اچند دت نمبر ۶۵ سٹریٹ کلکتہ۔

مفت

مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھہ خوش ہوں گے

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی **امرت دھارا رجسٹرڈ** کے جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسطرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے دہوکہ سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا

رسالہ امراض مخصوصہ مردان کے مردوں کے خفیہ امراض کے اسباب و علامات اور علاج آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھکر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اُپکارک و امرت دھارا اشد ہالیہ کے نام اور ان کے صرف ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شریان کوئی دتو دیہہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا و اڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اُپکارک کے اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جن کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بنجاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ (سے) ششماہی (عہر) سہ ماہی ۱۲ اور ہندی کی سالانہ قیمت عہ

نوٹ ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے۔ امرت دھارا لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول از ما و بعد منگاؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے **معجون طلسمی** قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہو رہی ہے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ تعالے نہایت مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگایئے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلائے طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلا سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے۔

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڈہ ضلع دہلی

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے۔ اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ماتہ سے چھپا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن۔

[illegible] حاصل کرنا

[illegible]

ہر نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو گردوں کو درست رکھئے۔ دونوں کی وجہ پشت اور گردہ کی گولیاں ڈونس بیک ایک خاص دوا ہیں جو گردوں کے عیوب دور کر کے ان کو ابھار سکتی ہیں۔

[illegible]

حضرت صاحبزادہ صاحب کی پہلی تقریر رضی اللہ عنہ
بعد وفات حضرت خلیفۃ المسیح

۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد نماز عصر مسجد نور میں آپ نے کھڑے ہوکر فرمایا:۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ:۔

اس وقت میں سب دوستوں کی خدمت میں چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں اور سچے دل سے نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے رحم فرمائے۔ اپنی برکتیں انپر نازل کرے اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج پر ترقی دے۔ اور وہ انہیں ان کے حقیقی دوست محبت اور پیارے سے جن سے انہیں ساری عمر محبت رہی جنکی محبت بلا شبہ ان کے رگ و ریشہ میں تھی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں پیاروں کیساتھ جگہ دے (مسجد آمین کی آواز سے گونج اٹھی۔ ایڈیٹر) اس وقت احمدی جماعت کے اوپر بڑی ذمہ داری پڑگئی ہے یہ ذمہ داری ہر بچہ۔ جوان اور بوڑھے پر ہے۔ ساری جماعت ایک امتحان کے نیچے ہے جو اس امتحان میں کامیاب ہوگیا اور پاس ہوگیا خدا کا پسندیدہ اور پیارا ہوگا۔ اور جو اس امتحان میں فیل ہوگیا وہ خدا تعالےٰ کے حضور نیکو کاروں میں نہیں گنا جائیگا۔

ہم پر ایک ذمہ داری ہے ایک بوجھ ہے اس کو اٹھانے اور اس ذمہ داری میں پاس ہونے کیلئے خوب تیاری کرنی چاہئے۔ خوب یاد رکھو کہ کوئی کام کتنا ہی اعلےٰ سے اعلےٰ اور عمدہ سے عمدہ ہو لیکن اگر ارادہ بد ہو تو وہ خطرناک ہوجاتا ہے۔ دیکھو نماز کیسی اعلےٰ چیز ہے۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون والذین ھم یراؤن وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس نماز میں کوئی مغز اور حقیقت نہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا نمازی ہے ہر نماز پڑھتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی غرض نماز میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ لوگوں کو دکھاتا ہے اور ریا ہے۔ اس لئے جب اس میں ریا شامل ہوگیا تو وہ پاک اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہونے کی بجائے لعنت کا موجب ہوجاتی ہے۔ مجھے یہ نکتہ قرآن مجید کے ابتداء میں خوب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اس کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھنا چاہیئے۔ پھر ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد الحمد للہ رب العلمین شروع ہوتی ہے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد الم ذالک الکتب شروع ہوتا ہے۔

اب غور کرو کہ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ کا جو حکم دیا گیا اور ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ رکھی تو کیا نعوذ باللہ قرآن مجید میں کوئی شیطانی کلام تھا۔ اور شیطانی دخل تھا۔ جو یہ تاکید فرمائی؟ اس میں شیطانی دخل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک نیک کام میں نیک ارادہ شامل نہ ہو تو وہ برا اور خطرناک ہوجاتا ہے اسلئے ارادہ کی اصلاح اور پاکیزگی کے لئے یہ حکم دیا کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھو تاکہ اللہ تعالےٰ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق اللہ تعالےٰ کے فضل اور اعانت کے سوا نہیں ملتی۔ اسلئے بسم اللہ کو رکھا۔ جس میں استعانت ہے پس اعوذ کا حکم دیا۔ اور بسم اللہ کو رکھا تاکہ مومنین نیت صاف کریں ایسا نہ ہو بد ارادہ تباہ و ہلاک کردے۔

بہت سے لوگ ہیں جنکے لئے ایک آیۃ رحمت و برکت کا موجب ہوجاتی ہے اور بہتوں کیلئے وہی آیۃ ہلاکت کا باعث ہوجاتی ہے خدا نے فرمایا اعوذ پڑھو یعنے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگو اور بسم اللہ میں مدد مانگنے کی تعلیم دی۔

غرض کوئی کام کتنا ہی بڑا اور اعلیٰ اور پاک کیوں نہ ہو جب تک اسمیں نیک نیتی اور اخلاص نہو اندیشہ ہے کہ وہ قرب الٰہی سے دور نہ پھینکے۔ اب جو عظیم الشان امانت اور بوجھ ہمپر پڑا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق کے بدوں ہم اس سے عہدہ برا نہیں ہوسکتے۔ اسلئے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جسقدر فرصت ملے بہتر ہے ہم خدا کے حضور دعائیں کریں اور عاجزانہ التماس کریں کہ مولیٰ کریم! تو ہی سچا راستہ دکھا تاکہ گمراہی اور تباہی میں پڑنے کی بجائے ہم تیرے قریب ہوں یہ بڑی ذمہ داری اور بوجھ ہے جس کے اٹھانیکی طاقت ہم میں نہیں جب تک اسی کی نصرت نہ آوے ہم نہیں اٹھا سکتے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم بار بار اور کثرت سے پڑھو۔ ہم نہیں جانتے کل کیا ہوگا پرسوں کیا ہوگا۔ ایک غیب کی بات پر ہاتھ مارنا ہے اگر غیب دان خدا مدد نہ کرے تو اندیشہ ہے ہلاکت میں پڑجاویں؟ اس لئے دعائیں کرو استغفار کرو۔ استخارے کرو درود کرو نہایت تڑپ کر دعائیں کرو۔ کہ مولیٰ! تو ہی اپنے فضل سے اس امتحان میں بھی کامیاب کر تیرا مسیح آیا بہتوں نے انکار کیا اور وہ ٹھوکر کھاکر گرے اور ہلاک ہوئے۔ مگر تو نے اپنے رحم سے ہمیں ہدایت کی۔ پھر اسکی وفات پر پھر ایک موقعہ امتحان کا آیا اور تو نے ہماری ہدایت فرمائی۔ اب پھر ایک اور موقعہ آیا ہے اب بھی فضل کیجیو۔ اور آپ ہماری رہنمائی کرو ہمارے تمام کاموں میں برکت نازل کیجیو دشمنوں کو خوش ہونیکا موقعہ نہ دیجیو۔ اپنی خدمت کیلئے پاک نفوس کو چن لے۔ اللھم آمین۔

سب لوگ اپنے دلوں میں چلتے پھرتے دعائیں کریں۔ آج رات کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مشکلات حل کردینا ہے۔ خدا تعالےٰ پر توکل کرو۔ اس کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے جو اپنے مسیح موعود سے وعدے کئے وہ پورے ہوئے اور ہونگے ایک انسان جھوٹا وعدہ کرلیتا ہے مگر اللہ تعالےٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں وہ صادق الوعد ہے۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں کی صداقت پر ایمان لاؤ اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرو۔ اب میں بھی دعا کرتا ہوں تم بھی میرے ساتھ ملکر دعا کرو۔ اور اس کے بعد بھی دعائیں کرو۔

اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے مگر خدا جانے دعا میں کیا سوز اور ابتہال تھا کہ اس نے مسجد نور کو تھوڑی دیر کیلئے مسجد الحرام بنادیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو روتی نہ تھی اور دلوں میں ایک ہیجان و تپش تھی۔ بڑی لمبی دعا کے بعد ایک ایسی تجلی معلوم ہوئی تھی کہ تجلی کیطرح دلوں پر سکینت کا نزول ہوا۔ دعا کے بعد بیٹھ گئے۔ لوگوں میں ایک جوش ایمان اور جوش تھا۔

پھر فرمایا کہ جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ کل روزہ رکھیں اس حکم اور ارشاد کے بعد آپ مسجد نور سے اٹھے اور نواب صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ (ایڈیٹر)

کئی نشان پورے ہوئے

خدا تعالےٰ نے اپنے مرسل مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے تھے بے شمار ان کی زندگی میں پورے ہوئے اور بہت سے اب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے حضرت صاحبزادہ صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت نے بہت سے نشان پورے کئے ہیں منجملہ ان کے فضل عمر کا الہام پورا ہوا۔ اور پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اور ایسا ہی الوصیت میں ذریت کے متعلق جو فرمایا گیا تھا پورا ہوگا ان امور پر مفصل عنقریب نکلیگا دیکھو شیطانی وساوس اور دھوکہ دینے والے خیالات سے بچو۔ ایسا نہ ہو ٹھوکر کھاؤ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے اور خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ کسی کو کوئی انسان خلیفہ بنا سکتا ہے؟ پس خدا کے مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے خلیفہ کے منشاء کے موافق خلیفہ ہوگیا اسکے دامن سے وابستہ ہو جاؤ (ایڈیٹر)